Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۲۸/۶۳ ۔ ۲ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ ۔ ۱۹ تبوک ۱۳۵۳ ہش ۔ ۱۹ ستمبر ۱۹۷۴ء ۔ نمبر ۲۱۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت گزشتہ دو تین روز سے خون کے دباؤ میں کمی اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین

قومیں ابتلاؤں اور مصائب ہی میں ترقی کرتی ہیں

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۔ر اگست ۱۹۴۸ء کو کوئٹہ میں تقریر ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"جب اسلام غالب آئے گا تو ہر انسان اس بات میں فخر محسوس کرے گا کہ وہ اسلام کی تعلیم پر عمل کرے لیکن جب تک اسلام غالب نہیں آتا ہمیں بڑی بڑی قربانیاں کرنی پڑیں گی اور اپنے نفسوں کو مارنا ہوگا۔ جب تک ہم اپنے نفسوں کو مار کر موجودہ رسم و رواج کے خلاف اپنے آپ کو نہیں اُبھار دیں گے، دریا کی دھار کے خلاف تیرنے کی کوشش نہیں کریں گے، ملامت کی تلوار کے نیچے ہنسی اور مذاق کی تلوار کے نیچے، سیاسی لوگوں کے سیاسی اعتراضات کی تلوار کے نیچے، مذہبی اور فلسفی لوگوں کے اعتراضات کی تلوار کے نیچے سر رکھنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اس وقت تک اس عظیم الشان مقصد کے پورا کرنے کی ہمیں اُمید نہیں رکھنی چاہیئے۔ دُنیا میں آج تک کوئی قوم ایسی نہیں گزری جس نے میٹھی میٹھی باتوں سے دُنیا کو فتح کر لیا ہو۔ قومیں ہمیشہ مصیبتوں اور ابتلاؤں کی تلواروں کے سایہ تلے بڑھتی اور ترقی کرتی ہیں اور انہیں لوگوں کے اعتراضات برداشت کرنے پڑتے ہیں پس اپنے آپ کو اس فتح کا اہل بناؤ۔ جب تک آپ لوگ خدا اور اس کے رسول کے دیوانے نہیں بن جاتے، جب تک موجودہ فیشن اور رسم و رواج کو کچلنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتے اس وقت تک اسلامی احکام کو ایک غیر مسلم کبھی بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ انگلینڈ سے مجھے ایک غیر مسلمہ کا خط آیا۔ وہ احمدی تو ہو چکی ہے مگر تعلیم ابھی کم ہے وہ ہمارے مبلغ کے متعلق لکھتی ہیں کہ جب میں ان کے لیکچر میں جاتی ہوں تو جو کچھ وہ کہتے ہیں میں سمجھتی ہوں کہ ناممکن ہے اسے کیسے قبول کیا جا سکتا ہے مگر جب میں ان کے جوش اور ان کے چہرہ کی حالت دیکھتی ہوں تو مجھے یقین ہو جاتا ہے اور میرا دل تسلی پا جاتا ہے کہ آخر یہ ہو کر رہے گا۔ غرض جب لوگ ہمارے عزم کو دیکھیں گے ہمارے اندر سنجیدگی اور جوش دیکھیں گے تو وہ انہیں خود بخود ماننے پر مجبور ہو جائیں گے" (مشعلِ راہ صفحہ ۶۰۸، ۶۰۹)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

توحیدِ حقیقی بجز متابعت ہمارے سیّد و مولیٰ آنحضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم حاصل نہیں ہو سکتی

آپ کی اتّباع کو چھوڑ کر خواہ کوئی ساری عمر ٹکّریں مارتا ہے گوہرِ مقصود اس کے ہاتھ نہیں آسکتا

(۱) "نجات ...... دو امر پر موقوف ہے۔

۱۔ ایک یہ کہ یقینِ کامل کے ساتھ خدا کی ہستی اور وحدانیت پر ایمان لاوے۔

۲۔ دوسرے یہ کہ ایسی کامل محبت حضرت احدیت جلّشانہٗ کی اس کے دل میں جاگزیں ہو کہ جس کے استیلاء اور غلبہ کا یہ نتیجہ ہو کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت عین اس کی راحتِ جان ہو جس کے بغیر وہ جی ہی نہ سکے اور اس کی محبت تمام اغیار کی محبتوں کو پامال اور معدوم کر دے۔ یہی توحیدِ حقیقی ہے کہ بجز متابعت ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہی نہیں ہو سکتی۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۶)

(۲) "وہ امر جس کا نام توحید ہے اور جو مدارِ نجات ہے اور جو شیطانی توحید سے ایک علیحدہ امر ہے وہ بجز اس کے کہ وقت کے نبی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا جائے اور ان کی اطاعت کی جائے میسر نہیں آسکتا اور صرف توحید خشک بجز اطاعتِ رسول کے کچھ چیز نہیں بلکہ اس مُردہ کی طرح ہے جس میں رُوح نہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۴)

(۳) "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے اتباع سے خدا ملتا ہے اور آپ کے اتباع کو چھوڑ کر خواہ کوئی ساری عمر ٹکّریں مارتا رہے گوہرِ مقصود اس کے ہاتھ میں نہیں آسکتا۔" (الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۹ر تبوک ۱۳۵۳ ہش

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تاکیدی وصیت

ہم قرآنِ مجید کی رو سے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ اسلام صلح و آشتی کا مذہب ہے۔ اس نے ظلم اور فساد کی پُر زور مذمت کی ہے اور اس سے بہر طور مجتنب رہنے پر بہت زور دیا ہے کیونکہ ظلم اور فساد دو ایسی بُرائیاں ہیں جن سے نہ صرف معاشرہ میں بلکہ مختلف قوموں کے مابین امن اور باہمی تعاون کی کیفیت مفقود ہو کر رہ جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے ہر اُس رخنہ کو بند کیا ہے جس سے باہمی امن اور صلح و آشتی میں خلل واقع ہوتا ہو۔ ان میں سے ایک مذہبی عدم رواداری بھی ہے۔ یہ عدم رواداری جب طول کھینچتی ہے تو توہین اور دل آزاری تک نوبت پہنچتی ہے۔ اور علی الخصوص ایک دوسرے کے مذہبی بزرگوں کو تضحیک اور توہین کا نشانہ بنایا جاتا ہے جس سے ظلم اور فساد کی طرح پڑتی ہے اور آپس کے لڑائی جھگڑوں کے نتیجہ میں امن برباد ہو کر رہ جاتا ہے۔ اسلام نے اس رخنہ کا سدِّ باب اس طرح کیا ہے کہ اس نے مذہبی رواداری پر زور دینے کے علاوہ جملہ پیشوایانِ مذاہب (خواہ ان کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو) کے احترام کو لازمی قرار دیا ہے اور وجہ اس کی یہ بیان کی ہے کہ دنیا میں جتنے بھی مذاہب پائے جاتے ہیں ابتداء میں وہ خدا تعالیٰ کے کسی نہ کسی فرستادہ کے ذریعہ ہی قائم ہوئے تھے۔ ہرچند کہ وہ مذاہب مرورِ زمانہ کے باعث بگڑ گئے اور اپنی اصلی حالت پر قائم نہیں رہے لیکن اس سے بانیانِ مذاہب اور دیگر مذہبی پیشواؤں کے احترام اور تعظیم و تکریم میں فرق نہیں آنا چاہیئے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس حقیقت کو بار بار اور مختلف پیراؤں میں ذہن نشین کرایا ہے کہ وہ ہر قوم میں ہوشیار کرنے والے بھیجتا رہا ہے۔ جب سب بانیانِ مذاہب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی بھیجے گئے تھے تو پھر ایک مسلمان کے لئے تو اس امر کا امکان ہی باقی نہیں رہتا کہ وہ کسی بھی مذہبی پیشوا کی توہین یا تضحیک کا مرتکب ہو کر لوگوں کی دل آزاری کا موجب بنے اور اس طرح امن اور صلح و آشتی کی فضاء کو مکدّر کرنے والا بنے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

(۱) وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝ (الرعد آیت ۸)

اور ہر ایک قوم کے لئے (خدا کی طرف سے) ایک رہنما (بھیجا جا چکا) ہے

(۲) وَإِنْ مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ۝ (فاطر آیت ۲۵)

اور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں (خدا کی طرف سے) کوئی ہوشیار کرنے والا نہ آیا ہو۔

(۳) وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۚ (النحل آیت ۳۷)

اور ہم نے یقیناً ہر قوم میں (کوئی نہ کوئی) رسول (یہ حکم دے کر) بھیجا ہے کہ (اے لوگو!) تم اللہ کی عبادت کرو اور ہر حد سے بڑھنے والے سے کنارہ کش رہو۔

قرآنِ مجید کی اس تعلیم کو کہ کوئی قوم بھی ایسی نہیں جس میں خدا تعالیٰ نے کوئی ہوشیار کرنے والا اور خدا تعالیٰ کی طرف رہنمائی کرنے والا نہ بھیجا ہو۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف قوموں اور مذاہب کے مابین قیامِ امن کے ایک زریں اصول کے طور پر پیش کیا ہے اور واضح فرمایا ہے کہ ایک حقیقی مسلمان کسی طور اور کسی حال میں بھی کسی مذہبی پیشوا کی توہین کا مرتکب اور کسی بھی مذہب والوں کی دلآزاری کا موجب نہیں بن سکتا بلکہ اس کا یہ ایک بنیادی فرض ہو جاتا ہے کہ وہ سب کا احترام کرے اور سب کے ہی ساتھ نرمی اور بُردباری سے پیش آئے اور امن میں خلل نہ پڑنے دے چنانچہ آپ نے رقم فرمایا:-

"یہ خدا تعالیٰ کا شکر کرنے کا مقام ہے کہ ہم لوگ جو مسلمان ہیں ہمارے اصول میں یہ داخل ہے کہ گذشتہ نبیوں میں سے جن کے فرقے اور قومیں اور اُمتیں بکثرت دنیا میں پھیل گئی ہیں کسی نبی کی تکذیب نہ کریں کیونکہ ہمارے اسلامی اصول کے موافق خدا تعالیٰ کسی مفتری کو ہرگز یہ عزّت نہیں بخشتا کہ وہ ایک سچّے نبی کی طرح مقبولِ خلائق ہو کر ہزارہا فرقے اور قومیں اس کو مان لیں اور اس کا دین زمین پر جم جاوے اور عمر پائے۔ لہٰذا ہمارا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ ہم تمام قوموں کے نبیوں کو جنہوں نے خدا کے الہام کا دعوٰی کیا اور مقبولِ خلائق ہو گئے اور ان کا دین زمین پر جم گیا خواہ وہ ہندی تھے یا فارسی، چینی تھے یا عبرانی خواہ کسی اور قوم میں سے تھے درحقیقت سچّے رسول مان لیں اور اگر ان کی اُمتوں میں کوئی خلافِ حق باتیں پھیل گئی ہوں تو ان باتوں کو ایسی غلطیاں قرار دیں جو بعد میں داخل ہو گئیں۔ یہ اصول ایسا دلکش اور پیارا ہے جس کی برکت سے انسان ہر ایک قسم کی بدزبانی اور بدتہذیبی سے بچ جاتا ہے۔ اور درحقیقت واقعی امر یہی ہے کہ جھوٹے نبی کو خدا تعالیٰ اپنے کروڑہا بندوں میں ہرگز قبولیت نہیں بخشتا اور اس کو وہ عزّت نہیں دیتا جو سچّوں کو دی جاتی ہے۔ صدیوں اور زمانوں میں اس کی قبولیت ہرگز قائم نہیں رہ سکتی بلکہ بہت جلد اس کی جماعت متفرق ہو جاتی اور اس کا سلسلہ درہم برہم ہو جاتا ہے۔"

(کتاب البریّہ صفحہ ۱۶، ۱۷)

اس اصول کا ایک لازمی نتیجہ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مندرجہ بالا ارشاد میں اشارہ فرمایا ہے یہ ہے کہ تمام مذاہب والوں کے ساتھ نرمی اور مروّت سے پیش آیا جائے اور ایسے طریقوں سے اجتناب کیا جائے جن سے باہم مناقشت اور منافرت اور بدامنی پیدا ہوتی ہو۔ اسی لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے متبعین کو اس اسلامی اصول کو محکم پکڑنے اور فتنہ و فساد کے طریقوں سے بہر طور مجتنب رہنے کی نہایت پُر زور الفاظ میں تلقین فرمائی اور یہاں تک فرمایا کہ جو شخص آپ کی اس تاکیدی وصیت پر بدل و جان عمل پیرا نہیں ہوگا وہ ہرگز بھی اس جماعت (یعنی جماعت احمدیہ) کا رکن شمار نہیں ہوگا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"سو اے دوستو! اس اصول کو محکم پکڑو۔ ہر ایک قوم کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔ نرمی سے عقل بڑھتی ہے اور بُردباری سے گہرے خیال پیدا ہوتے ہیں۔ اور جو شخص یہ طریق اختیار نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اگر کوئی ہماری جماعت میں سے مخالفوں کی گالیوں اور سخت گوئی پر صبر نہ کر سکے تو اُس کا اختیار ہے کہ عدالت کے رو سے چارہ جوئی کرے مگر یہ مناسب نہیں ہے کہ سختی کے مقابل پر سختی کر کے کسی مفسدہ کو پیدا کریں۔ یہ وہ وصیت ہے جو ہم نے اپنی جماعت کو کر دی۔ اور ہم ایسے شخص سے بیزار ہیں اور اس کو اپنی جماعت سے خارج کرتے ہیں جو اس پر عمل نہ کرے۔"

(کتاب البریّہ صفحہ ۱۷ مطبوعہ ۱۸۹۸ء)

سو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تاکیدی وصیت کی رُو سے جس کا آپ اوّل دن سے بار بار اعادہ فرماتے رہے تھے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی ایک لازمی شرط یہ بھی ہے کہ شامل ہونیوالا ہر قسم کے فتنہ و فساد کے طریقوں سے کلّی طور پر مجتنب رہے گا اور دل کا حلیم اور غریب اور مسکین بندہ بن کر نیکی تقوٰی و طہارت اور سلامت روی سے زندگی گزارے گا۔ پس ایک احمدی خواہ دوسروں کی طرف سے اُس پر کتنا ہی ظلم کیوں نہ روا رکھا جائے اور کتنی ہی زیادتی کیوں نہ کی جائے خود کبھی ظلم اور فتنہ و فساد کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ صبر و ثبات اور ہر تلخی کی برداشت اس کا طرّۂ امتیاز ہے اور إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ اُس کا شیوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہادیٔ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم انیس الرحمان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ نے مختلف اوقات میں مختلف قوموں میں ہادی اور راہنما مبعوث فرماتا رہا ہے۔ جو اپنی استعداد اور اپنی قوم کی قابلیت فہم اور ظرف کے مطابق ان کو تعلیم و ہدایات دیتے رہے ہیں اور ان کی صلاحیت و قابلیت کے مطابق اصلاح خلق کرتے رہے ہیں۔ ان انبیاء کی تعلیم مختص القوم مختص الزمان و مختص الوقت ہوتی تھی۔ محدود پیمانے پر محدود لوگ ان سے تربیت و تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں اور چونکہ ان اقوام کی طاقت اور استعداد محدود تھی اسلئے اسی مناسبت سے ان کی راہنمائی کی گئی۔ اس کے مقابل پر دنیا میں کامل ہادی اور کامل راہنما صرف ایک ہی ہیں۔ اور وہ ہیں ہمارے آقا و مولیٰ سرور کائنات فخر موجودات سید الاولین و الآخرین سید ولد آدم سرتاج رسل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے مظہر صفات باری تعالیٰ کا مظہر اتم قرار دیا ہے اور یہ مقام اور شرف اور کسی نبی کو نہیں ملا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بارے میں سورۃ نجم میں فرماتا ہے

دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ
قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی۔ فَاَوْحٰی
اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی

اس آیت مبارکہ کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ... قرب کی اقسام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"جیسے ایک شخص آئینہ صاف و وسیع میں اپنی شکل دیکھتا ہے تو تمام شکل اس کی مع اپنے تمام نقوش کے جو اس میں موجود ہیں عکسی طور پر اس آئینہ میں دکھائی دیتی ہے ایسا ہی قسم ثالث قرب میں تمام صفات الٰہیہ صاحب قرب کے وجود میں بہ تمام تر صفائی منعکس ہو جاتی ہیں اور یہ انعکاس ہر یک قسم کے تشبیہ سے جو پہلے اس سے بیان کیا گیا ہے اتم و اکمل ہے کیونکہ یہ صاف ظاہر ہے کہ جیسے ایک شخص آئینہ صاف میں اپنا منہ دیکھ کر اس شکل کو اپنی شکل کے مطابق پاتا ہے وہ مطابقت اور مشابہت اُس کی شکل سے نہ کسی غیر کو کسی حیلہ یا تکلف سے حاصل ہو سکتی ہے اور نہ کسی فرزند میں ایسی ہو بہو مطابقت پائی جاتی ہے اور یہ مرتبہ کس کے لئے میسر ہے اور کون اس کامل درجہ قرب سے موسوم ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اُسی کو میسر آتا ہے کہ جو الوہیت و عبودیت کے دونوں قوسوں کے بیچ میں کامل طور پر ہو کر دونوں قوسوں میں ایسا شدید تعلق پکڑتا ہے کہ گویا اُن دونوں کا عین ہو جاتا ہے اور اپنے نفس کو بکلی درمیان سے اٹھا کر آئینہ صاف کا حکم پیدا کر لیتا ہے اور وہ آئینہ ذو جہتین ہونیکی وجہ سے ایک جہت سے صفات الٰہیہ بطور ظلّی حاصل کر لیتا ہے اور دوسری جہت سے وہ تمام فیض حسب استعداد و طبائع مختلفہ اپنے مقابلین کو پہنچاتا ہے اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ نے فرمایا ہے ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۱۲ حاشیہ)

اسی طرح آپ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک اور مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مظہر صفات باری تعالیٰ ہونے کے بارہ میں فرماتے ہیں:

"کئی مقام پر قرآن شریف میں اشارات و تصریحات سے بیان ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر اتم الوہیت ہیں اور اُن کا کلام خدا کا کلام اور اُن کا ظہور خدا کا ظہور اور اُن کا آنا خدا کا آنا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں اس بارے میں ایک یہ آیت بھی ہے وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا۔ کہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل نے بھاگنا ہی تھا۔ حق سے مراد اس جگہ اللہ جل شانہٗ اور قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ... سو دیکھو اس نام میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیونکر شامل کر لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور فرمانا خدا تعالیٰ کا ظہور فرمانا ہوا۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۲۹ حاشیہ)

اللہ تعالیٰ نے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو صفات باری تعالیٰ کا مظہر اتم اس لئے بھی قرار دیا ہے کیونکہ آپ صفات باری اخلاق فاضلہ اور انسانی کمالات کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے اور انسان کامل صرف آپکی ذات کو ہی ٹھہرایا ہے۔ جیسا کہ حضور علیہ السلام اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۶۰ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

اسی طرح حضور علیہ السلام ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:-

"وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو"

(اتمام الحجہ صفحہ ۲۸)

اللہ تعالیٰ نے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صفات باری تعالیٰ کا مظہر اتم ٹھہرایا اور جس طرح آپ کو کامل انسان کامل استعداد والا وجود بنایا ہے۔ اسی طرح آپ کے ذریعہ ظہور ہونے والے نشانات و معجزات بھی کامل اور غیر محدود تھے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ عجیب بات ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس قدر خدا تعالیٰ کی طرف سے نشان اور معجزات ملے وہ صرف اس زمانہ تک محدود نہ تھے بلکہ قیامت تک ان کا سلسلہ جاری ہے۔"

(خاتمہ چشمہ معرفت صفحہ ۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانات و معجزات کے ظہور کے ساتھ اور ان معجزات اور تعلیم کے ذریعہ جو عظیم الشان انقلاب دنیا میں برپا ہوئے وہ بھی گذشتہ تمام انقلابوں سے عظیم اور شان کے لحاظ سے عظیم تر انقلاب ہے۔ کیونکہ آپ کی بعثت کے وقت آپ کو جس قوم سے واسطہ پڑا وہ ظلمت و وحشت کے آخری درجہ پر پہنچے ہوئے تھے اس کیفیت و اعتقاد سے چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کامل اسوہ اور کامل رحمت تھے اور صرف اور صرف آپ کے ذریعہ ہی اس عظیم ظلمت و جہالت کا خاتمہ مقدر تھا جو انقلاب آپ نے پیدا کئے وہ پہلے کبھی ظہور میں نہ آتے تھے۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ بجانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تو تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللھم صلّ وسلم وبارک علیہ وآلہ بعدد ھمّہ وغمہ وحزنہ لھذہ الامۃ وانزل علیہ انوار رحمتک الی الابد۔"

(برکات الدعا صفحہ ۵)

۵ اُحْیِیْتَ اَمْوَاتَ الْقُرُوْنِ بِجَلْوَۃٍ
مَاذَا یُمَاثِلُکَ بِھٰذَا الشَّانٖ

ہمارے پیارے آقا و مولیٰ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عظیم الشان خدمات انسانیت کیلئے سرانجام دیں اور جو عظیم اسوہ ہمارے لئے چھوڑ گئے ان اسوہ پر نظر ڈالتے ہوئے ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ زندہ اور جاوید نبی صرف اور صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ آپ کے کمالات وافاضہ ہمیشہ کے لئے جاری ہے اور جلال و تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا بزرگ نبی صرف خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:

"اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔"

اسی طرح اپنی کتاب کشتی نوح میں فرماتے ہیں:

"نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم .... نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہیں اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔"

(صفحہ ۱۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل جتنے انبیاء گذرے ہیں وہ مختص القوم و مختص الزمان ہونے کی وجہ سے ان کے نشانات و معجزات بھی محدود تھے۔ مگر اس کے مقابلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات نشانات غیر محدود تھے اور ان کا فیوض ہمیشہ کے لئے قیامت تک جاری وساری ہے۔

اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"اے وہ تمام لوگو جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت دیتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۱۳)

الغرض تمام مناقب اور تمام محامد اور تمام فضائل و برکات کا حامل اور تمام صفات حمیدہ حسنہ کا مالک ہمارے پیارے آقا سراج مرسلین فخر دو جہان سرور کائنات خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اسی پاک وجود کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"میں حلفاً کہتا ہوں کہ میرے دل میں اصل اور حقیقی جوش یہی ہے کہ تمام محامد اور مناقب اور تمام صفات جمیلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کریں۔ میری تمام تر خوشی اور میری تمام اشاعت کی اصل غرض یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا میں قائم ہو۔"

(الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۲ء)

حضور علیہ السلام نے اپنا عشق و محبت کا اظہار اپنی منظوم کلام میں یوں بیان فرماتے ہیں:

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

ایک اور کتاب آئینہ کمالات اسلام میں حضور نے فرمایا:

۵ ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمد سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغ محمد سے ہی کھایا ہم نے

اللہ تعالیٰ کا ہزاروں لاکھوں سلام و درود ہو اس پاک ذات پر جو دنیا کے لئے ہادی اعظم اور رحمۃ العالمین بن کر آیا اور دنیا کی تمام اقوام عالم کو اس نور سے منور کیا۔

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید
آمین، ثم آمین یا رب العالمین۔

درخواست دعا

ملک رفیق احمد منیر کو چند روز سے بخار ہے قارئین کرام سے مکمل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

منتظم لنگر
کاتب الفضل ربوہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند مقام

"سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:
رسول اللہ صلعم کے واقعات پیش آمدہ کی اگر معرفت ہو اور اس بات پر پوری اطلاع ملے کہ اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپ نے آکر کیا کیا۔ تو انسان وجد میں آکر اللھم صل علیٰ محمد کہہ اٹھتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں یہ خیالی اور فرضی بات نہیں ہے۔ قرآن شریف اور دنیا کی تاریخ اس امر کی پوری شہادت دیتی ہے کہ نبی کریم نے کیا کیا۔ ورنہ وہ کیا بات تھی جو آپ کے لئے مخصوصاً فرمایا گیا۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ کسی دوسرے نبی کے لئے یہ صدا نہیں آئی پوری کامیابی پوری تعریف کے ساتھ یہی ایک انسان دنیا میں آیا جو محمد کہلایا صلی اللہ علیہ وسلم

عادت اللہ اسی طرح پر ہے۔ زمانہ ترقی کرتا ہے۔ آخر وہ زمانہ آگیا جو خاتم النبیین کا زمانہ تھا جو ایک ایسا شخص تھا جس نے یہ کہا یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا کہنے کو تو یہ چند لفظ ہیں اور ایک اندھا کہہ سکتا ہے کہ معمولی بات یہ ہے۔ مگر جو دل رکھتا ہے وہ محسوس کرتا ہے اور جو کان رکھتا ہے وہ سنتا ہے۔ جو آنکھیں رکھتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ یہ الفاظ معمولی نہیں ہیں۔ میں کہتا ہوں اگر یہ لفظ تھے تو بتلاؤ کہ موسیٰ علیہ السلام کو یا مسیح علیہ السلام یا کسی نبی کو بھی یہ طاقت کیوں نہ ہوئی کہ وہ یہ لفظ کہہ دیتا۔ اصل یہی ہے جس کو یہ قوت یہ منصب نہیں ملا وہ کیونکر کہہ سکتا ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ کسی نبی کو یہ شوکت یہ جلال نہ ملا جو ہمارے نبی کریم کو ملا۔ بکری کا اگر ہر روز گوشت کھلاؤ تو وہ گوشت کھانے سے شیر نہ بن سکے گی۔ شیر کا بچہ ہی شیر ہوگا۔ پس یاد رکھو یہی بات سچ ہے کہ اس نام کا مستحق اور واقعی حقدار ایک تھا جو محمد کہلایا۔ یہ داد الٰہی ہے جس کے دل و دماغ میں چاہے یہ قوتیں رکھ دیتی ہے اور خدا خوب جانتا ہے کہ ان قوتوں کا محل اور موقعہ کونسا ہے ہر ایک کا کام نہیں کہ اس راز کو سمجھ سکے اور ہر ایک کے منہ سے یہ بات نکل جو یہ کہہ سکے کہ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔ جب تک روح القدس کی خاص تائید نہ ہو۔ یہ کام نہیں نکل سکتا۔"

(الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزیرۂ قبرص

از مکرم عبد الغفار صاحب بہاولپوری (شاہد)

(۲)

مئی ۱۵۷۰ء میں شہنشاہ سلیم ثانی نے لالہ مصطفےٰ پاشا کی سرکردگی میں ایک لشکر جرّار کو روانہ کیا۔ ۳۰ جون ۱۵۷۰ء کو "لفکوشہ" (جو آجکل قبرص کا دارالحکومت ہے) کے قلعہ کے ارد گرد گھمسان کا رن پڑا۔ ترک افواج نے قلعہ کا محاصرہ کرلیا اور اپنے تابڑ توڑ حملوں سے ۹ر ستمبر ۱۵۷۰ء کو "لفکوشہ" کو فتح کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ اس میں بیس ہزار دشمن کام آئے اور ایک ہزار قیدی ہوئے۔

اس کے بعد ترکوں کی افواج "ماگوسہ" شہر کی طرف پیش قدمی کرنے لگیں۔ ماگوسہ قبرص کی مشہور بندرگاہ بھی ہے۔ اہلِ قبرص قلعہ بند ہوگئے۔ یہاں کا قلعہ اتنا مضبوط و محفوظ تھا کہ پوری آبادی کو اس پر فخر تھا۔ ترکوں کو اسے فتح کرنے کے لئے انتہائی جانفشانی سے کام لینا پڑا۔ ترکوں نے اس قلعہ کا محاصرہ کرلیا۔ عثمانی جاں نثاروں نے اس پر سات حملے کئے۔ ترک توپوں نے قلعہ کی دیواروں کو ریزہ ریزہ کردیا۔ بڑے بڑے برجوں کو پاش پاش کردیا۔ پہلے پہل ترکوں نے اس قلعہ کو پھلانگنے کی کوشش کی جس سے ہزاروں ترک سپاہی شہید ہوئے۔ آخرکار یکم اگست ۱۵۷۱ء کو دشمن نے ہتھیار ڈال دیئے۔ ماگوسہ شہر کے دروازے ترکوں کے لئے کھول دیئے گئے۔ عثمانی فوج فتح و ظفر کے نقارے بجاتی ہوئی شہر میں داخل ہوئی۔ ماگوسہ کی فتح کے ساتھ ہی پورے قبرص پر ترکوں کو غلبہ حاصل ہوگیا۔ یہ جزیرہ ۱۶ر مئی ۱۵۷۰ء سے یکم اگست ۱۵۷۱ء تک یعنی پندرہ ماہ کی خونریز جنگ کے بعد فتح ہوا۔ اس کے بعد تین سو سال تک عَلَم عثمانی قبرص کی فضاؤں پر لہراتا رہا۔

۴ر ستمبر ۱۸۷۸ء کو خلیفہ عبد الحمید نے روسی تسلّط کے خوف سے یہ جزیرہ بغرض حفاظت انگریزوں کے حوالے کر دیا۔ اس وقت کے عثمانی وزیر اعظم صادق پاشا اور انگریزوں کے درمیان جزیرہ قبرص پر گفت و شنید شروع ہوئی۔ انگریزوں نے ۹۳۰۰۰ پونڈ سالانہ ادا کرنے کا وعدہ کرکے اسے ہتھیالیا۔

آہ! وہ قبرص جہاں ہزاروں ترک جانیں تلف ہوئیں جہاں خون کی نالیاں چلیں۔ انگریزوں نے اسے ایک قطرۂ خون بہائے بغیر اپنے قبضہ میں کرلیا اور معاہدہ کی اس رقم سے ایک کوڑی بھی ترکوں کو نہ ملی۔

اصل وجہ یہ تھی کہ اس زمانہ میں روسی حکومت نے ترکوں کے بعض علاقے مثلاً باطم، فارس اور اردہام کو اپنے قبضہ میں کرلیا۔ ترکوں کو روسی حکومت کی طرف سے بڑا خطرہ لاحق تھا۔ اس لئے خلیفہ عبد الحمید نے اسے انگریزوں کے حوالے کردیا۔

۵ر نومبر ۱۹۱۴ء میں معاہدہ برلن کے تحت انگریزوں نے انگلستان کے ساتھ الحاقِ قبرص کا اعلان کردیا۔ ترکی حکومت اس وقت اسے کسی صورت قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھی لیکن جنگ عظیم اوّل کے وقت چونکہ ترک ہر طرف سے جنگ کی لپیٹ میں تھے۔ دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں حملہ پر حملہ کر رہی تھیں۔ ترک حکومت رفتہ رفتہ کمزور ہوتی چلی جارہی تھی۔ بہت سے علاقوں پر دشمن کا قبضہ ہوچکا تھا۔ لہذا ۱۹۲۳ء میں معاہدۂ لوازن کے تحت ترکی نے قبرص پر انگریزی حکومت کو باقاعدہ طور پر تسلیم کرلیا اور اس معاہدہ میں یہ بات شامل تھی کہ جو شخص قبرص سے ہجرت کرکے کہیں جانا چاہے وہ خوشی سے جاسکتا ہے۔ جو وہاں پہ مقیم رہے گا وہ خود بخود انگریزی حکومت کے تحت سمجھا جائے گا اور وہاں کا مستقل شہری ہوگا۔ اس پر بہت سے ترک خاندان وہاں سے ہجرت کرکے دوسرے ملکوں میں جاکر آباد ہوگئے۔ یونان نے عیسائیوں کو وہاں آباد کرنا شروع کردیا۔ اس وقت سے قبرص میں رومیوں کی تعداد ترکوں کی نسبت بڑھ گئی۔ حکومت انگلستان کی طرف سر مالکم سٹیونسن (Sir Malcolm Stewenson) کو والیٔ قبرص مقرر کردیا۔ (باقی)

گمشدہ چابیاں

چابیوں کا ایک گچھا جو ایک ایسے پلاسٹک کور میں تھا جس پر FKS لکھا ہوا تھا۔ گول بازار میں رانا محمد الدین صاحب کی دوکان سے دفاتر تحریک جدید کو جاتے ہوئے گر گیا ہے۔ جس دوست کو چابیوں کا یہ گچھا ملا ہو۔ وہ مجھے پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ حکیم محمد اسلم فاروقی
کوارٹر نمبر ۶۵ دار الصدر جنوبی ربوہ

واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو ۲۸ر ستمبر کو ہوگا

جو واقفِ زندگی طلباء مورخہ یکم ستمبر کو انٹرویو کے لئے نہیں آسکے وہ ۲۸ر ستمبر ۱۹۷۴ء بروز ہفتہ صبح نو بجے دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں تشریف لے آئیں تاکہ ان کا انٹرویو لیکر جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جاسکے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا معیار کم از کم میٹرک پاس ہے۔ ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

نوٹ:۔ جن واقف زندگی طلباء نے امسال میٹرک، ایف اے۔ بی اے اور ایم اے کا کوئی امتحان تو دیا ہے لیکن ابھی تک نتیجہ نہیں نکلا وہ بھی مقررہ وقت پر انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

۲۹ر رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

تحریک جدید کے جو مجاہدین ۲۹ر رمضان المبارک تک اپنا موعودہ وعدہ کُلّی طور پر ادا فرمائیں گے۔ اُن کے لئے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں امسال بھی دعا کی خصوصی فہرست پیش کی جائے گی۔ زیادہ سے زیادہ مجاہدین اس بابرکت تقریب پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مقبول دعاؤں میں شامل ہونے کی سعی فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

تصحیح

مکرمہ بی بی جان صاحبہ بیوہ مکرم سیّد اسلام خان صاحب مرحوم محلہ دار الصدر ربوہ کی طرف سے مورخہ ۱۰/۹/۷۴ میں پلاٹ کی منتقلی کا اعلان اخبار الفضل میں شائع کروایا گیا تھا۔ مکرمہ بی بی جان صاحبہ بیوہ کی درخواست درست نہ لکھنے کی وجہ سے بشیرہ بیگم صاحبہ کو مرحوم کی لڑکی اور شیریں جان صاحبہ کو مرحوم کی بیوی کا اعلان شائع ہوگیا۔ حالانکہ شیریں جان صاحبہ مرحوم کی لڑکی اور بشیرہ بیگم صاحبہ مرحوم کی بیوہ ہیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواستہائے دُعا

● عزیزم برادرم الحاج مسعود احمد صاحب خورشید آف کراچی ابن بزرگوارم الحاج مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کو مضروب ٹانگ میں تاحال درد۔ بے چینی بہت ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور عزیزم برادرم چوہدری محمود احمد صاحب آف کوئٹہ کے کاروبار میں ترقی کے لئے دردمندانہ احباب کرام سے درخواست دعا کے لئے عرض ہے۔ (خاکسار حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری)

● میری اہلیہ صاحبہ کا ایک دو روز میں اپنڈے سائیٹس کا اپریشن مشن ہسپتال لائل پور میں ہونے والا ہے۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے درخواست ہے۔ صحت انتہائی کمزور ہوچکی ہے۔

(قمر احمد کارکن دفتر مجلس نصرت جہاں ربوہ)

● میرے والد محترم ماسٹر ضیاء الدین صاحب جو ایک حادثہ میں شدید زخمی ہوگئے اور عرصہ تک جنرل ہسپتال کوٹ لکھپت میں داخل تھے۔ آجکل فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ کمزور بہت ہیں۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(نعیم احمد نعیم جنرل سٹور رحمت بازار ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے لئے کثرت سے تسبیح و تحمید کرنا اور درود پڑھنا ازبس ضروری ہے

اس کے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی تائید اس کی رحمت اور فرشتوں کی تائید و نصرت کو حاصل نہیں کر سکتے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبۂ جمعہ فرمودہ ۱۵ رمارچ ۱۹۶۸ء میں فرمایا :-

"قرآن کریم کی سورہ احزاب میں دو مختلف جگہوں میں یہ آیتیں ہیں جن کو میں نے اس وقت اکٹھا تلاوت کیا ہے۔ احزاب کی ۴۲، ۴۳ اور ۴۴ آیت میں جو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا ۔ ان تین آیتوں میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ وہ مومن بندوں پر بار بار رحم کرتا، رحم کرنے کا ارادہ کرتا اور اسی کی خواہش رکھتا ہے لیکن ان بندوں کو یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ ظلمات سے نجات حاصل کر کے نور کی فضا میں داخل ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ملائکہ کی تائید اور ان کی دعائیں شاملِ حال ہوں اور ملائکہ کی تائید اور ان کی دعائیں صرف اُسی وقت شاملِ حال ہوتی ہیں جب اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہو رہا ہو۔ ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ اگر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول نہ ہو تو ملائکہ کی دعاؤں کو تم حاصل نہیں کر سکتے اور جب تک تم ملائکہ کی دعا اور خدا کی رحمت کو حاصل نہ کرو تم ظلمات سے نجات نہیں پا سکتے اور نور کی دُنیا میں داخل نہیں ہو سکتے اس لئے ہم تمہیں یہ حکم دیتے ہیں کہ اے میرے بندو! جو میرے اس عظیم، کامل نبیؐ پر ایمان لائے ہو کثرت سے اللہ کا ذکر کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح میں مشغول ہو جاؤ۔

اسی تعلق میں دوسری جگہ یہ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ یہاں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ تم پر یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ کے ماتحت اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل نہیں ہو سکتی جب تک تم اس کے محبوب النّبیؐ پر کثرت سے درود بھیجنے والے نہ بنو۔ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہر آن اس کامل نبیؐ پر نازل ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ملائکہ اور اس کے فرشتے اُس نبیؐ کے لئے دعاؤں میں مشغول ہیں اور اس کامل نبی کو خدا کی کامل رحمتیں نصیب ہیں اور اس کے ملائکہ کی کامل تائید حاصل ہے۔ اس لئے اے وہ لوگو! جو خدا اور اس کے اس النّبیؐ پر ایمان لائے ہو کثرت سے اُس پر درود بھیجو اور اس کے لئے دعائیں مانگو اور اس کے لئے سلامتی چاہو۔ جب تم اُس پر درود بھیجو گے تو اُس کے نتیجہ میں ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں تم پر نازل ہوں گی۔

پس جب تک ہم کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے نہ ہوں ہر وقت اس کی یاد میں اپنی زندگی کے لمحات نہ گزارنے والے ہوں، صبح و شام اس کی تسبیح اور اس کی تحمید کرنے والے نہ ہوں اسکے پاک اور مقدس نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر درود نہ بھیجیں اُس وقت تک ہم اُس کی تائید، اس کی رحمت اور اس کے فرشتوں کی تائید اور نصرت کو حاصل نہیں کر سکتے اور جب تک ایسا نہ ہو جائے اُس وقت تک شیطانی اندھیروں سے نجات حاصل کر کے اللہ کے نور کی دنیا میں ہم داخل نہیں ہو سکتے۔"

(الفضل ۲۲ رمارچ ۱۹۶۸ء صفحہ ۳،۲)

درخواستِ دُعا

مکرم حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ مشرقی افریقہ عرصہ تین سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

یکم رمضان المبارک سے

مسجد مبارک ربوہ میں پورے قرآن مجید کے خصوصی درس کا سلسلہ شروع ہو گیا

متعدد مساجد میں نمازِ تراویح میں بھی قرآن کریم سُنانے کا سلسلہ جاری ہے

ربوہ۔۔۔ یکم رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ (۱۸ رماہِ تبوک ۱۳۵۳ ہش) سے بحمد اللہ تعالیٰ ربوہ میں اس ماہ مبارک کی خصوصی عبادات پورے ذوق و شوق کے ساتھ بجالانے کا رُوح پرور سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ چنانچہ ربوہ کا ماحول بڑی کثرت کے ساتھ ہر آن جاری رہنے والے ذکرِ الٰہی سے غیر معمولی طور پر بھرپور و معمور نظر آ رہا ہے جس کی رُوحانی تاثیرات کے زیرِ اثر طبیعتوں میں خوشی و مسرت اور روحانی طمانیت کی ناقابلِ بیان کیفیت فزوں سے فزوں تر ہوتی جا رہی ہے۔

حسبِ معمول امسال بھی یکم رمضان المبارک (۱۸ ستمبر ۱۹۷۴ء) سے مسجد مبارک میں پورے قرآن مجید کے خصوصی درس کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ اس درس کا آغاز حسبِ پروگرام کل ۱۸ ستمبر کو نمازِ ظہر کے بعد مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے کیا۔ آپ یکم تا ۴ رمضان سورۃ فاتحہ سے سورۃ آل عمران رکوع ۹ تک درس دیں گے اور اسکے بعد علی الترتیب مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد، مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف، مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب، مکرم مولانا ابو العطاء صاحب، مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری، مکرم شیخ مبارک احمد صاحب، مکرم چوہدری محمد شریف صاحب، مکرم مولوی محمد منور صاحب اور مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر اپنے اپنے حصّہ کا درس دیں گے یہاں تک کہ ۲۹ رمضان المبارک کو انشاء اللہ العزیز پورے قرآن مجید کا درس مکمل ہو جائیگا۔ مسجد مبارک میں ظہر کی نماز ایک بجے بعد دوپہر ادا کی جاتی ہے جس کے معاً بعد درس کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو نمازِ عصر سے قبل پونے چار بجے سہ پہر تک جاری رہتا ہے۔ مقامی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہوں۔

امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد مبارک سمیت ربوہ کے محلہ جات کی مختلف مسجدوں میں نمازِ عشاء کے بعد نمازِ تراویح کے دوران قرآن مجید سُنانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ مسجد مبارک میں مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نمازِ تراویح پڑھا رہے ہیں۔

جامعہ نصرت برائے خواتین ڈگری کالج ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں تھرڈ ائیر (آرٹس) میں داخلہ کے لئے درخواستیں مجوزہ فارم پر ۲۲ ستمبر ۱۹۷۴ء تک معہ کیریکٹر۔ پروویژنل اور تفصیلی نمبروں کے سرٹیفکیٹس کے مطلوب ہیں۔ فارم داخلہ اور پراسپکٹس دفتر کالج سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ منتخب امیدوار طالبات کی فہرست ۲۳ ستمبر کو کالج نوٹس بورڈ پر لگا دی جائے گی۔

فیس داخلہ کی ادائیگی ۲۴ اور ۲۵ ستمبر کو لازمی ہو گی۔

باہر سے آنے والی طالبات کے لئے رہائش کی سہولتیں میسّر ہیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت برائے خواتین۔ ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

(مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴